ادارہ

بے نظیر کے قتل سمیت تمام خودکش حملوں اور تباہی کی بنیاد ہماری غلط خارجہ و داخلہ پالیسیاں ہیں۔

سینٹ میں مولانا سمیع الحق کا خطاب

پوری لیڈرشپ مل بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کرے۔

جناب قائم مقام چیئرمین جان محمد جمالی: جناب سینٹر مولانا سمیع الحق خطاب فرماویں۔

جناب چیئرمین! جیسا کہ تمام ایوان کے جذبات ہیں میں اور میری جماعت جمعیت علماء اسلام بھی ان میں شریک ہے۔ یہ ایک بڑا عظیم سانحہ ہے۔ قومی المیہ ہے اور اس پر جتنا بھی افسوس کا اظہار کیا جائے وہ کم ہے۔ اس حادثہ کے ساتھ ساتھ حوادثات کا ایک سلسلہ شروع ہے۔ ان کی آمد کے بعد بھی ایسا حادثہ پیش آیا تھا۔ ہمیں آج مرحومہ کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ان حالات کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حالات کس وجہ سے پیدا ہوئے۔ ایک آگ ہے جو لگی ہوئی ہے اور پورے ملک کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ وہ آگ وزیرستان میں لگائی گئی تھی۔ ہم نے اس وقت بار بار کہا تھا کہ خدارا! اس آگ کو بجھاؤ اس کو پھیلنے نہ دو ورنہ یہ آگ پورے پاکستان کو لپیٹ میں لے لے گی۔ آج خودکش حملے ہو رہے ہیں کسی کی جان محفوظ نہیں ہے۔ فوج اور عوام ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہیں' دونوں طرف سے پاکستان کا عظیم نقصان ہے۔ ہمارے فوجی بھی بے گناہ اپنے بھائیوں کے ہاتھوں اور اپنے بھائی' اپنے شہری فوج کے ہاتھوں قتل ہو رہے ہیں۔ یہ قتل عام جاری ہے ان دنوں میں' آپ کو معلوم ہے کہ درہ آدم خیل میں جو کچھ ہو رہا ہے وزیرستان میں' میر علی میں' سوات میں تو آج ہمیں مرحومہ کے اس حادثے کے پس منظر میں صرف دعا پر اور خراج عقیدت پر بات ختم نہیں کرنی چاہیے بلکہ جائزہ لینا چاہیے کہ یہ حادثہ کیوں پیش آیا۔ یہ آگ پورے ملک میں کیسے لگی؟ ہم نے فوراً فیصلہ کر لیا اور ایک خاص طبقے کی طرف اشارہ کیا کہ انہوں نے یہ کام کیا ہے جبکہ زرداری صاحب نے اس کی تردید کی ہے۔ کوئی ثبوت سامنے نہیں آیا۔ امریکہ کی سی آئی اے نے بھی فوراً کہا کہ القاعدہ اور محسود فلاں طبقے نے کیا ہے اگر واقعی اس طبقے نے ایسا کیا ہے تو پھر اس کا علاج کیا ہے؟ ہم خودکشوں سے کیسے نمٹ سکتے ہیں؟ میں کہتا ہوں مرحومہ کو اور جتنے بھی حوادثات ہو رہے ہیں ان پالیسیوں نے قتل کیا ہے جو حکومت نے اختیار کیں۔ امریکہ کی مرضی اور مغرب کے دباؤ پر اپنے ملک کو ہم آگ میں جھونک رہے ہیں۔ مرحومہ اسی آگ کی نذر ہو گئیں اور اب یہ آگ پتا نہیں اور کس کس

کو لپیٹ میں لے گی۔

یہاں پر کوئی بھی محفوظ نہیں ہے' کوئی سیاستدان یہاں محفوظ نہیں ہے' ہمارے قبائلی لوگ غیر تمند لوگ تھے' پاکستان پر مرنے' مٹنے والے لوگ تھے۔ خدارا پوری قوم' پوری لیڈر شپ حزب اقتدار ہو یا حزب اختلاف ہو' سب بیٹھ کر ان پالیسیوں پر نظر ثانی کریں ورنہ تعزیت کرتے کرتے ہماری ساری زندگی گزر جائے گی۔ یہ آگ اسلام آباد میں بھی پہنچ گئی ہے اور اب لاہور اور کراچی بھی دور نہیں ہیں۔ کیا ہم صرف تعزیتوں پر اکتفا کریں گے؟ یا سوچیں گے کہ آگ کو کیسے بجھایا جائے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ خدارا سوات میں جو کچھ ہورہا ہے' بلوچستان میں جو کچھ ہورہا ہے' باجوڑ میں جو کچھ ہورہا ہے۔ پورا صوبہ سرحد اور فرنٹیئر عذاب میں ہے اور غیر مستحکم ہیں۔ دشمن چاہتا ہے کہ ملک کو غیر مستحکم کیا جائے۔ دشمن چاہتا ہے کہ قوم کو ان ہی طاقتوں سے لڑایا جائے جو اس وقت برسرپیکار ہیں ہمارے ساتھ۔ میں نوڈیرو گیا تھا' زرداری صاحب کے پاس تعزیت کیلئے' میرے ساتھ 60,70 افراد بھی تھے جن میں علماء بھی تھے' میں نے وہاں بھی کہا تھا کہ آپ یہ مطالبہ کررہے ہیں کہ اقوام متحدہ تحقیق کرے۔ اسکاٹ لینڈ یارڈ یا مغربی اقوام نہیں تو میں نے کہا ہم آپ کی تائید کرتے ہیں مگر مجھے توقع نہیں ہے کہ اقوام متحدہ اور مغربی اقوام آپ کو آزادانہ تحقیق و تفتیش کرادیں گے۔ جب یہ آگ انہوں نے خود لگائی ہے تو وہ اس کو اور بھڑکائیں گے۔ وہ کسی ثبوت کے بغیر اور ہر پہلو سے یہ دکھائیں گے کہ یہ انہوں نے کیا ہے تاکہ ان کو جواز فراہم ہوجائے اور مزید دہشتگردی کے نام پر ہمارا بیڑہ غرق کردیں۔ وہ تو اقوام متحدہ ہو یا مغربی اقوام اور اسکاٹ لینڈ یارڈ سب یہی کہیں گے کہ ان ہی پر ڈال دو۔ جبکہ اندرونی سازشیں ہیں' اصل دشمن کون ہے؟ یہ سب چیزیں پس منظر میں چلی جاتی ہیں۔ ہم ایک بات کرلیتے ہیں کہ القاعدہ۔ اب پتہ نہیں کہ القاعدہ کس بلا کا نام ہے۔ کیونکہ القاعدہ کے علاوہ بیرونی سازشیں بھی ہیں' ملک کو تباہ کرنے کیلئے ہندوستان تلا ہوا ہے امریکہ سے اس نے اپنے ایجنٹس افغانستان میں بٹھائے ہوئے ہیں' بلوچستان میں آگ لگائی گئی ہے تو اسی طرح اصل چیزوں سے ہماری توجہ ہٹ جاتی ہے' چنانچہ یہی ہوا ہے کہ سی آئی اے نے بغیر کسی تحقیق اور ثبوت کے اعلان کردیا۔ سی آئی اے کے سربراہ نے اعلان کردیا کہ حالانکہ نارملی (Normally) ایسا نہیں ہوتا لیکن انہوں نے اعلان کردیا کہ فلاں طبقے نے کیا ہے۔ لہذا کوئی توقع آپ نہ رکھیں' اس کے لئے کوئی اور ایسا راستہ دیکھیں تاکہ اندرونی عناصر کو بھی بے نقاب کیا جائے۔ ایسے ججوں سے تحقیق کروائی جائے جو آزاد اور غیر جانبدار ہوں یا پھر کوئی کمیشن بنایا جائے یا کوئی پارلیمنٹ کا ایک مشترکہ کمیشن اس کے ساتھ ساتھ اسکی بھی تحقیق ہو۔

بہرحال میں سمجھتا ہوں کہ ہم بہت عظیم المیے سے دوچار ہوئے ہیں اور اس وقت ایک عظیم بحران میں پھنسے ہوئے ہیں۔ سب سے بڑی ضرورت یہ ہے کہ ہم اس بحران کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ ورنہ خدانخواستہ ملک کی بنیادیں ہل سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ملک کو مستحکم فرمائے اور مرحومہ کے خاندان کو صبر عطاء فرمائے اور ان کے جو قانونی ورثاء ہیں اور ان کے بعد اللہ تعالیٰ ان کی بھی صحیح رہنمائی کی توفیق عطا فرمائے۔